http://www.eeqaz.com مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں

حضرت فتویٰ دیجئے!

محمد اسلم احمدانی

ہمارے وطن پاکستان کے جو بھی حکمران آتے ہیں ان کا سب سے پہلے ہدفِ تنقید مدارس، مساجد اور علماء کرام ہوتے ہیں۔ امریکی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے حدود اللہ تک توڑ بیٹھتے ہیں۔ مدارس کو دہشت گردوں کی فیکٹریاں کہنے تک نہیں شرماتے لیکن اب انھیں غیروں کی جنگ لڑتے ہوئے جب پانی سر سے گزر جانے کے احساس نے آلیا ہے تو اب ہمارے وفاقی وزیرِ داخلہ ہانپتے کانپتے بوریا اور چٹائی نشینوں کے قدموں میں آکر بیٹھ گئے کہ ''حضرت آپ فتویٰ دیجئے، حضرت آپ فتویٰ دیجئے کہ خود کش حملے حرام ہیں''۔ ملک صاحب! کاش یہ احساس آپ کو پہلے ہوتا اور فتویٰ مشرف پالیسیوں کو جاری رکھنے سے پہلے لیتے تو قوم و ملک کو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے، ہمارے حکمرانوں کو یہ احساس تب ہوتا ہے جب چڑیاں کھیت چگ جاتی ہیں۔ کاش وہ اپنے افغانی مسلمان بھائیوں کے مقابلے میں امریکہ کی مدد کرنے سے پہلے فتویٰ لیتے۔ تم جامعہ حفصہ لال مسجد کے طلبہ وطالبات کا خون اپنے اوپر حلال کرنے سے پہلے فتویٰ مانگتے، تم قبائیلیوں کے گھروں کو آگ لگانے سے پہلے دارالافتاء کا رخ کرتے، تم صلیبیوں کی جنگ کو اپنی جنگ کہنے سے پہلے فتویٰ لیتے، تم اپنے ہی بے گناہ لوگوں کو امریکہ کے ہاتھوں بھیڑ بکریوں کی طرح بیچنے سے پہلے کوئی فتویٰ لیتے، تم نے بے گناہ لوگوں کو غائب کیا، ٹارچر سیلوں میں تشدد کر کے قتل کیا اس وقت کاش تم فتویٰ کی اہمیت کو سمجھتے۔ اے کاش تم سوچتے سمجھتے علماء سے، عوام سے رائے لیتے۔ تمھارے غلط فیصلوں اور غلط خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے جو خود کش حملوں کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ تمھیں ڈرون حملوں کی اجازت دینے سے پہلے دارالافتاء کیوں نظر نہیں آئے۔ تم نے عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کرتے وقت کیوں نہ فتویٰ مانگا، تم لوگوں نے اپنے بھائیوں کے گھروں کو اجاڑ دیا، تم نے ڈرون حملے کروا کر اپنے ہی بھائیوں کے گھروں کو ملیا میٹ کر دیا ان کے اعضاء فضاؤں میں بکھر گئے۔ ان کے معصوم بچے، عورتیں، مائیں، بہنیں آگ میں جل گئیں۔ ان کی چیخ پکار کو تم میڈیا تک نہیں آنے دیتے، تم نے بڑا ظلم کیا ہے۔ جن کے گھر تباہ ہو گئے، جن کے بچے یتیم ہو گئے، جن کی بیویاں بیوہ ہو گئیں، جن پر آج تک امریکہ ڈرون آگ برسا رہا ہے، جن کو تم زمین پر گولیوں سے بھون رہے ہو، جو وطن میں بے وطن ہو گئے، جن کا کچھ نہ بچا۔ عزیز و اقارب صلیبی ڈرون حملوں اور تمھاری گولیوں کا شکار ہو گئے۔ ذرا سوچو، غور کرو، وہ نہیں مانتے کسی فتویٰ کو، ان پر دارالعلوم کا فتویٰ اثر نہیں کرے گا۔ وہ خیر المدارس کا فتویٰ نہیں مانتے، وہ جامعہ بنوریہ یا کسی مفتی دارالافتاء کے فتویٰ کے قائل نہیں ہو سکتے، جو آگ تم لوگوں نے امریکی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لگائی ہے وہ اب کسی مفتی یا دارالافتاء کے فتوی سے نہیں بجھ سکتی۔ ملک صاحب! اب یہ آگ بجھانے کے لیے تمھیں اپنی پالیسی تبدیل کرنا پڑے گی۔ اب تمھیں اللہ کے حضور توبہ کرنی پڑے گی، تمھیں عوام سے معافی مانگنی پڑے گی، تمھیں اس صلیبی جنگ کو اپنی جنگ کہنے سے باز آنا پڑے گا، تمھیں قبائیلیوں سے مذاکرات کر کے وہاں سے افواج کو واپس بلانا پڑے گا۔ تمھیں بلیک واٹر اور ان جیسی بدنامِ زمانہ تنظیموں کو ملک سے بھگانا پڑے گا، اپنے ہوائی اڈے اور بحری سہولتیں امریکیوں سے واپس لینی پڑیں گی، اپنے ملک سے صلیبیوں کو لاجسٹک سپورٹ ختم کرنی پڑے گی، تب جا کر ملک میں امن قائم ہوگا اور فتوے اثر انداز ہوں گے۔ واپس لوٹ آؤ، سوچو غور کرو اے میرے وطن کے وقتی حکمرانو! جب یہ سب کچھ کر لو گے تب تمھیں کسی فتویٰ کی ضرورت نہیں پڑے گی، تب تمھیں کسی دارالافتاء میں جا کر یہ نہیں کہنا پڑے گا کہ ''حضرت فتویٰ دیجئے''۔

(بشکریہ ہفت روزہ القلم)